

جمعية إحياء التراث الإسلامي
لجنة القارة الهندية

حج و عمرہ
فضیلیت، احکام اور آداب

ترتیب: حافظ محمد اسحاق زادہ
مرکز دعوۃ الجالیات۔ جلیب الشیوخ
ٹیلیفون: 4345078

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حج کی فرضیت

حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے اور ہر ایسے مردوں کی طاقت رکھتا ہو، فرمائی گئی ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلٰى النّاسِ حُجُّ الْيُبُوتِ مَنْ أَسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ یعنی حج بیت اللہ ان لوگوں پر اللہ کا حق ہے جو اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جب رسول اللہ ﷺ سے استطاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: (الزاد والراحلة) یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس زادراہ اور سواری موجود ہو۔ (یاسواری کا کرایہ دا کرنے کی طاقت رکھتا ہو)۔ [ابن ماجہ صحیح الابنی]

اور اگر کوئی شخص مالی طاقت تو رکھتا ہو لیکن جسمانی طور پر سفر حج کے قابل نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانب سے کسی ایسے شخص کو حج کرانے جو پہلے اپنی طرف سے فریضہ حج دا کر چکا ہو۔

اور جب حج کرنے کی تدریت موجود ہو تو فوراً کر لینا چاہیے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "جس شخص کا حج کرنے کا ارادہ ہو تو وہ جلدی حج کر لے" کیونکہ ہو سکتا ہو کہ وہ بیمار پڑ جائے یا اس کی کوئی چیز گم ہو جائے یا اسے کوئی ضرورت پیش آجائے، [احمد و ابن ماجہ] اور حضرت عمر بن الخطاب کہا کرتے تھے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کچھ لوگوں کو تبھی کریمہ معلوم کروں کہ کس کے پاس مال موجود ہے اور وہ حج پر نہیں گیا تو اس پر حزیب لگا دیا جائے۔

حج کی فضیلت

حج ایک عظیم عبادت ہے اور اس کی فضیلت میں متعدد احادیث رسول ﷺ موجود ہیں، بعض کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

❶ "حج مبرور کا بدله جنت ہی ہے" [متقن علیہ] اور حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جس میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو اور اس کی نشانی یہ ہے کہ حج کے بعد حاجی نیکی کے کام زیادہ کرنے لگ جائے اور دوبارہ گناہوں کی طرف نہ لوئے۔

❷ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہا تھا کہ: "حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے" [مسلم]۔

❸ "حج اور عمرہ ہمیشہ کرتے رہا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لو ہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے" [الطبرانی]

. الدارقطنی] .

❷ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب اللہ کے مہمان ہوتے ہیں، اللہ نے انھیں بلا یا تو یہ چلے آئے، اور اب یہ اللہ سے جو کچھ مانگیں گے وہ انھیں عطا کرے گا“ [ابن ماجہ، ابن حبان] .

سفر حج و عمرہ سے پہلے چند آداب

❸ عازم حج و عمرہ پر لازم ہے کہ وہ حج و عمرہ کے ذریعے صرف اللہ کی رضا اور اس کا تقرب حاصل کرنے کی نیت کرے، کیونکہ ہر عمل صالح کی قبولیت کیلئے اخلاص شرط ہے، فرمان الہی ہے: ﴿فَوَمَا أُمِرْتُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينُ خَنَفَاءٌ وَيَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ﴾ [البینة: ٥]

ترجمہ: ”انھیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کیلئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے، یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں، اور زکاۃ دیتے رہیں، اور سبیل نہایت درست دین ہے۔“

❹ وہ حج و عمرہ کے اخراجات رزقِ حلال سے کرئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ (یا آیہ الناس! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا) ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو قبول کرتا ہے۔“..... [مسلم]

❺ تمام گناہوں سے سچی توبہ کر لے اور اگر اس پر لوگوں کا کوئی حق (قرضہ وغیرہ) ہے تو اسے ادا کر دے اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرے اور اگر وہ کچھ حقوق ادا نہیں کر سکتا تو انھیں ان کے متعلق آگاہ کر دے

❻ قرآن و سنت کی روشنی میں حج و عمرہ کے احکامات کو سیکھ لے اور سنی سنائی باتوں پر اعتماد نہ کرے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جیہے الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا: (لتأخذوا منا سکتم، فإنی لا أدری لعلی لا أحج بعد حجتی هذه)

ترجمہ: ”تم حج کے احکام سیکھ لو، کیونکہ مجھے معلوم نہیں، شاید میں اس حج کے بعد و مراجح نہ کر سکوں“ [مسلم]
لہذا جس طرح باقی تمام عبادات کیلئے رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ سے مطابقت ضروری ہے، اسی طرح حج کے احکام بھی آپ ﷺ کی سنت کے مطابق ہی ادا ہونے چاہیں۔

❼ عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے محروم یا خاوند کے ساتھ ہی سفر حج کرے اور اکیلی روانہ ہو ارشادِ نبوی ہے:
(لا يحل لإمرأة أن تسافر ثلاثا إلا ومعها ذو محروم منها)

ترجمہ: ”کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ تین دن کی مسافت کا سفر اپنے محروم کے بغیر کرے۔“ [بخاری، مسلم]

دوران سفر اور دوران حج و عمرہ چند ضروری آداب

❽ احرام کی نیت کرنے کے بعد زبان کی خصوصی طور پر حفاظت کریں اور فضول گفتگو سے پرہیز کریں، اپنے ساتھیوں کو ایذا نہ دیں اور ان سے برادرانہ سلوک رکھیں اور اپنے تمام فارغ اوقات اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزاریں کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ”جس نے حج کیا اور اس دوران بے ہوگی اور اللہ کی نافرمانی سے چار ہاؤہ اس طرح واپس لوئے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔“ [بخاری، مسلم]

❾ حجاج کے رش میں خصوصاً حالت طوف و سعی میں اور نکریاں مارتے ہوئے کوشش کریں کہ کسی کو آپ سے کوئی تکلیف نہ پہنچ، اور اگر آپ کسی سے تکلیف پہنچتی

ہے تو اسے درگذر کر دیں اور جھگڑا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الْحَجَّ أَشْهُرٌ مَعْلُومٌ مَا تَفْعَلُوا فِي الْحَجَّ فَلَا رَأْكَ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ فِي الْحَجَّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ وَتَرَوْدُوا فِيَنْ خَيْرٍ الزَّادُ التَّقْوَىٰ وَالْقُوَّىٰ يَا أُولَى الْأَلْبَابِ﴾ [البقرة: ۲۷]

ترجمہ: ”حج کے میئے مقرر ہیں، اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کر لے وہ اپنی بیوی سے میل ملا پ کرنے، گناہ کرنے اور اٹائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے، تم جو نیکی کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے، اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، اور سب سے بہتر تو شہ اللہ تعالیٰ کا ذرہ ہے، لہذا اسے غلمندو! تم مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔“

۳) باجماعت نماز پڑھنے کی پابندی کریں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی سستی نہ بریتیں۔

۴) خواتین غیر حرم مردوں کے سامنے دو پڑھنے یا چادر وغیرہ سے پرده کریں، اور بے پردوگی سے اجتناب کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فُلِّ لِأَذْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُذِينُنَّ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيَّهُنَّ ذَلِكَ أَذْنٌ أَنْ يُعْرَفَنَ فَلَا يُؤْذَنُنَّ﴾ [الأحزاب: ۵۹]

ترجمہ: ”اے نبی! اپنی بیویوں سے، اور اپنی بیٹیوں سے، اور تمام مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکایا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جائیا کرے گی، پھر انھیں ستائیا نہیں جائے گا۔“

حج تمتع کے احکام اختصار کے ساتھ

عمرہ: احرام تلبیہ طواف سمجھی۔ بالوں کو منڈوانا یا کٹوانا۔

حج: /۸ ذوالحج: احرام حج تلبیہ منی میں نو ذوالحج کی صحیح تک قیام

۹/ ذوالحج: وقف عرفات دس کی رات کو مزدلفہ میں قیام

۱۰/ ذوالحج: بڑے جمرۃ کو نکریاں مارنا۔ برقاں کرنا۔ برق کے بال منڈوانا یا کٹوانا طواف افاضہ سمجھی۔ گیارہ کی رات کو منی میں قیام

۱۱ اور ۱۲/ ذوالحج: جس نے جلدی کی [۱۳] اور ۱۲/ ذوالحج: جس نے تاخیر کی: تینوں جرات کو نکریاں مارنا منی میں قیام۔ مکہ مکرمہ سے روائی سے قبل طواف وداع۔

عمرہ کے تفصیلی احکام

۱ احرام:

۱) احرام حج و عمرہ کا پہلا رکن ہے، اور اس سے مراد ہے احرام کا لباس پہن کر تلبیہ کہتے ہوئے مناسک حج و عمرہ کو شروع کرنے کی نیت کر لینا، اور ایسا کرنے سے اس پر چند امور کی پابندی کرنا لازمی ہو جاتا ہے، عمرے کا احرام میقات سے شروع ہوتا ہے، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ لباس احرام پہن پہن لیا جائے اور نیت میقات سے کی جائے، میقات سے احرام باندھے بغیر گذرنا حرام ہے، اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اسے میقات کو واپس آنایا کہ جا کر دم دینا پڑتا ہے۔

۲) احرام باندھتے وقت غسل کرنا، صفائی کے امور کا خیال کرنا اور بدن پر غوشبوگا نااست ہے۔

۳) مردوں سفید اور صاف ستری چادروں میں احرام باندھیں گے جبکہ خواتین اپنے عام لباس میں ہی احرام کی نیت کریں گی، البتہ نقاب نہیں باندھیں گی اور دستانے نہیں پہنیں گی، اگر میقات پر عورت مخصوص ایام میں ہے تو تب بھی وہ غسل کر کے احرام کی نیت کر لے گی۔

۴) احرام کی نیت ان الفاظ سے ہوگی: (لَبِّيْكَ اللَّهُمَّ عُمْرَةً) اور اگر راستے میں کسی رکاوٹ کے پیش آنے کا خطرہ ہو تو اسے یہ الفاظ بھی پڑھنے چاہیں: (اللَّهُمَّ إِنْ حَبَسَنِي حَابِسْ فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي) پھر تلبیہ پڑھنا شروع کر دیں اور طواف شروع کرنے تک اسے پڑھتے رہیں، تلبیہ یہ ہے: (

لَتَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ، لَتَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَتَيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ

ترجمہ: ”میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہت تیرے لئے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

⑥ مردوں کیلئے مستحب ہے کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کو اس کا حکم دیا تھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جب تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں پتھر اور درخت بھی تلبیہ پڑھتے ہیں۔ [ابن عثیمین اور ابن حزم زیرۃ]

⑦ احرام باندھ لینے کے بعد کچھ لوگ فوٹو ٹھیک ہوتے ہیں اور عورتیں پردہ اتار دیتی ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور کچھ لوگ میقات سے ہی اپنا دایاں کندھاں گا کر لیتے ہیں حالانکہ ایسا صرف طوافِ قدوم میں کرنا چاہئے۔

⑧ احرام کی نیت کرنے کے بعد کچھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو کہ یہ ہیں: جسم کے حصے سے بال اکھیر نایا کٹوانا، انخ کاٹنا، خوشبو استعمال کرنا، یہوی سے صحبت یا بوس و کنار کرنا، دستانے پہنانا، اور شکار کرنا، مرد پر سلا ہوا کپڑا پہنانا اور سر کوڈھانیا حرام ہو جاتا ہے اور عورت پر نقاب باندھنا منوع ہو جاتا ہے البتہ وہ غیر محرم مردوں کے سامنے چہرے کا پردہ کرنے کی پابند ہو گی خواہ کپڑا اس کے چہرے کو بھی لگ جائے، کیونکہ امہات المؤمنینؓ اور صحابیاتؓ اسی طرح کرتی تھیں جو حضرت عائشہؓ فرمایا فرماتی ہیں کہ (کان الرکبان یمرون بنا و نحن مع رسول الله ﷺ محرومات، فإذا حاذوا بنا سدلت إحدانا جلبابها من رأسها على وجهها، فإذا جاؤ زونا كشفناه)

یعنی ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالتِ احرام میں تھیں، جب لوگ ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر عورت اپنی چادر سر سے چہرے پر لکھا لیتی، اور جب وہ آگے چلے جاتے تو ہم اپنے چہروں سے پردہ ہٹاتیں“۔ [ابوداؤد]

⑨ حالتِ احرام میں غسل کرنا، سر میں خارش کرنا، چھتری کے ذریعے سایہ کرنا اور بیلٹ باندھنا جائز ہے۔

❶ طواف:

① مسجد حرام میں پہنچ کر تلبیہ بند کر دیں، پھر جمrasود کے سامنے آئیں، اپنا دایاں کندھاں گا کر لیں، اگر بآسانی جمrasود کو بوسہ دے سکتے ہوں تو ٹھیک ورنہ ہاتھ لگا کر اسے چوم لیں، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کی طرف اشارہ کر کے زبان سے ”بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں اور طواف شروع کر دیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن الخطبؓ سے کہا تھا: ”اے عمر! تم طاقتو رہو، لہذا اکمزور کو یاد رہو اور جب جمrasod کا اسلام کرنا چاہو تو دیکھ لوا، اگر بآسانی کر سکو تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے سامنے آ کر تکبیر کہ لوا۔“ [مسند احمد]

② پہلے تین چکروں میں کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ تیزیز چلیں، اگر رش ہو تو صرف کندھوں کو ہلانا کافی ہو گا، یہ حکم عورتوں اور ان کے ساتھ جانے والے مردوں کیلئے نہیں ہے۔

③ دورانِ طواف ذکر دعا اور تلاوت قرآن میں مشغول رہیں، ہر چکر کی کوئی خاص دعا نہیں ہے، البتہ کرن یمانی اور جمrasod کے درمیان (رَبَّنَا آتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ فِي النَّارِ عَذَابًا) کا پڑھنا منسون ہے، اگرچا ہیں تو بابِ متزم سے چٹ کر بھی دعا کر سکتے ہیں، دکرا اور دعا میں آواز بلند کرنا درست نہیں ہے۔

④ رکن یمانی کو ہاتھ لگا سکیں تو ٹھیک ہے ورنہ بغیر اشارہ کرنے اور بوسہ دینے کے وہاں سے گذر جائیں۔

⑤ سات چکر مکمل کر کے مقامِ ابراہیم کے پیچھے اگر جگہ مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ مسجد حرام کے کسی حصے میں دو رکعت ادا کریں، پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد

”الكافرون“ اور دوسری میں ”الاخلاص“ پڑھیں، پھر زمزم کا پانی بھیں اور اپنے سر پر بھائیں، اس کے بعد اگر ہو سکے تو حجر اسود کا استلام کریں ورنہ سیدھے صفا کی طرف چلے جائیں۔

۲ سعی :

صفا کے قریب جا کر ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِ اللَّهِ﴾ پڑھیں، پھر صفا پر چڑھ جائیں اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھیں: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُخْبِي وَيُمِينُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَنْجَزَ وَغَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَخْرَابَ وَخَدَهُ)

پھر ہاتھ اٹھا کر دعائیں، تین مرتبہ اسی طرح کر کے مرودہ کی طرف روانہ ہو جائیں، راستے میں دو بزرگانوں کے درمیان دوڑیں، البتہ عورتیں اور ان کے ساتھ جانے والے مردین دوڑیں گے، پھر عام رفقار میں چلتے ہوئے مرودہ پر پہنچیں، یہاں پہنچ کر ایک چکر پورا ہو جائے گا، اب یہاں بھی وہی کریں جو آپ نے صفا پر کیا تھا، پھر واپس صفا کی طرف آئیں، راستے میں دو بزرگانوں کے درمیان دوڑیں، صفا پر پہنچ کر دوسری چکر مکمل ہو جائے گا، پھر اسی طرح سات چکر پورے کریں آخری چکر مرودہ پر پورا ہو گا، دورانِ سعی ذکر دعا اور تلاوت قرآن میں مشغول رہیں۔

۳ سر کے بال منڈوانا یا کثوانا :

صفا اور مرودہ کے درمیان سعی مکمل کر کے سر منڈوا لیں یا پورے سر کے بال چھوٹ کروالیں، عورت اپنی ہر چوٹی سے ایک پورے کے برابر بال کٹوائے۔ اس طرح آپ کا عمرہ مکمل ہو جائے گا، اب آپ احرام کھول دیں، اور احرام کی وجہ سے جو پابندیاں لگی تھیں وہ ختم ہو جائیں گی۔

عمرہ کے بعد آٹھ ذوالحج تک ۔۔۔؟

① بعض لوگ عمرے سے فارغ ہو کر مختلف مساجد اور پہاڑوں کی زیارت کیلئے ثواب کی نیت سے جاتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا شخص خیالی وقت ہے، اسی طرح مسجد عائشہؓ سے احرام باندھ کر بار بار عمرے کرنا بھی ثابت نہیں ہے۔

② مسجد حرام میں نماز باجماعت پڑھنے کی پابندی کریں اور اس کی فضیلت میں بھی کافی ہے کہ اس میں ایک نماز ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔

③ خانہ کعبہ کا نفلی طواف کرتے رہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (من طاف بالبيت وصلی رکعتين كان كعنة رقبة) ترجمہ: ”جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی، اس کیلئے ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب ہے۔“

[ابن ماجہ۔ وصححه الألبانی]

اور ایک اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مارفع رجل قدما ولا وضعها إلا كتب له عشر حسنات وحط عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات)

ترجمہ: ”(دوران طواف) ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کرنے جاتے ہیں۔“ [احمد۔ صحیح

الترغیب والترہیب للألبانی: ۱۳۹]

حج کے تفصیلی احکام

۸/ ذوالحج [یوم الترویہ]

مکہ مکرمہ میں جہاں آپ رہائش پذیر ہیں، وہیں سے حج کا احرام باندھ لیں، احرام حج کا طریقہ بھی وہی ہے جو احرام عمرہ کا ہے، لہذا صفائی اور غسل کر کے اور بدن پر

خوشبو لگا کر احرام کالباس پہن لیں، پھر (لَبِّيْكَ اللَّهُمَّ حَجَّاً) کہتے ہوئے حج کی نیت کر لیں اور تلبیہ شروع کر دیں، اور دس ذوالحج کو انکریاں مارنے تک تلبیہ پڑھتے رہیں، احرام باندھ کر ظہر سے پہلے منی کی طرف روانہ ہو جائیں، جہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نو زوال حج کی فجر کی نمازیں پڑھنا ہوگی اور رات کو وہیں قیام کرنا ہوگا۔

۹/ ذوالحج [یوم عرفہ]

یوم عرفہ انہائی عظیم دن ہے، اس دن عرفات کا وقوف حج کا سب سے اہم رکن ہے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے وقوف عرفہ کو حج قرار دیا۔ [ترمذی، ابن ماجہ - صحیح الابنی]

① طلوع شش کے بعد تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں اور اس بات کا یقین کر لیں کہ آپ حدود عرفہ کے اندر ہیں، زوال شش کے بعد اگر ہو سکے تو امام کا خطبہ حج سینے اور اس کے ساتھ ظہر و عصر کی نمازیں جمع و قصر کر کے پڑھیں، اگر ایسا نہ ہو سکے تو اپنے خیمہ میں ہی دونوں نمازیں جمع و قصر کرتے ہوئے باجماعت ادا کر لیں۔

② پھر غروب شش تک ذکر دعا تلبیہ اور تلاوت قرآن میں مشغول رہیں اور یہ دعاء بار بار پڑھیں: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و اکساری ظاہر کریں، اپنے گناہوں سے پگی تو بہ کریں اور ہاتھ اٹھا کر دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی کی دعا کریں، اس دن اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور فرشتوں کے سامنے الہی عرفات پر فخر کرتا ہے۔

③ وقوف عرفہ کا وقت زوال شش سے لے کر دسویں کی رات کو طلوع فجر تک رہتا ہے، اس دوران حاجی اگر ایک گھری کیلئے بھی عرفات میں چلا جائے تو حج کا یہ رکن پورا ہو جاتا ہے، تاہم غروب آفتاب تک وہیں ظہرنا واجب ہے۔

④ غروب شش کے بعد عرفات سے انہائی سکون کے ساتھ مزدلفہ کو روانہ ہو جائیں، جہاں سب سے پہلے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع و قصر کر کے باجماعت پڑھیں، پھر اپنی ضرورتیں پوری کر کے سو جائیں۔

⑤ عورتوں اور ان کے ساتھ جانے والے مردوں اور پچوں کیلئے اور اسی طرح کمزوروں کیلئے جائز ہے کہ وہ آدمی رات کے بعد مزدلفہ سے منی کو چلے جائیں۔

۱۰/ ذوالحج [یوم عید]

① فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کریں، پھر صبح کی روشنی پھیلنے تک قبلہ رخ ہو کر ذکر دعا اور تلاوت قرآن میں مشغول رہیں۔

② بڑے جمرہ کو انکریاں مارنے کیلئے مزدلفہ سے ہی موٹے چنے کے برابر انکریاں اٹھائیں، ایام تشریق میں انکریاں مارنے کیلئے مزدلفہ سے انکریاں اٹھانا ضروری نہیں۔

③ پھر طلوع شش سے پہلے منی کو روانہ ہو جائیں، راستے میں وادی محسر کو عبور کرتے ہوئے تیز تیز چلیں۔

④ منی میں پہنچ کر سب سے پہلے بڑے جمرہ کو جو کہ مکہ مکرمہ کی طرف ہے، سات انکریاں ایک ایک کر کے ماریں، اور ہر انکری کے ساتھ "اللہ اکبر" کہیں، انکریاں مارنے کے بعد تلبیہ پڑھنا بند کر دیں، کمروریا یا مرد پچے اور اسی طرح خواتین انکریاں مارنے کیلئے کسی دوسرا ٹھیک کو دیکھ بنا سکتے ہیں۔

⑤ پھر قربانی کا جانور ذبح کریں جو کہ بے عیب ہو اور مطلوبہ عمر کے مطابق ہو، قربانی کا گوشت اپنے لئے بھی لے آئیں اور فقراء میں بھی تقسیم کریں، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کسی معتمد شرک میں پیسے جمع کروادیں، جو آپ کی طرف سے قربانی کرنے کا پابند ہوگا، اور اگر آپ با مر جموروی قربانی نہیں کر سکتے تو آپ کو دس روزے رکھنا ہو گے، تین ایام حج میں اور سات طن لوث کر۔

⑦ پھر سر کے بال منڈوادیں یا پورے سر کے بال چھوٹے کروادیں، منڈوانا افضل ہے، خواتین اپنی ہر چوتھی سے ایک پورے کے برابر بال کٹائیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ حلال ہو جائیں گے، جو کام بسبب احرام منوع تھے وہ سب حلال ہو جائیں گے سوائے ازدواجی تعلقات کے جو کہ طواف افاضہ کے بعد ہی جائز ہو گئے۔ لہذا آپ صفائی اور غسل وغیرہ کر کے اپنا عام لباس پہن لیں اور طواف افاضہ کیلئے خانہ کعبہ چلے جائیں۔

⑧ طواف افاضہ حج کار کرن ہے، اگر کسی وجہ سے آپ دس ذوالحج کو طواف افاضہ نہیں کر سکتے تو اسے بعد میں بھی کر سکتے ہیں، اور اگر خواتین مخصوص ایام میں ہوں تو وہ طہارت کے بعد طواف کریں گی، اگر وہ ایام تشریق کی کنکریاں مارنے کے بعد پاک ہوتی ہیں تو طواف افاضہ کرتے ہوئے طواف وداع کی نیت بھی کر لیں تو کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ قافلے کی روائی تک پاک نہیں ہوتیں اور قافلہ والے بھی ان کا انتظار نہیں کر سکتے تو وہ غسل کر کے لگوٹ کس لیں اور طواف کر لیں، اس صورت میں ان پر کوئی فدیہ واجب نہیں ہوگا۔

⑨ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دور کعات ادا کریں، پھر صفائی اور مرودہ کے درمیان سمعی کریں اور منی کو واپس چلے جائیں جہاں گیارہ کی رات گزارنا واجب ہے۔

⑩ دس ذوالحج کے چار کام [کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق یا تقصیر طواف و سمی] جس ترتیب سے ذکر کئے گئے ہیں انھیں اسی ترتیب کے ساتھ کرنا مسنون ہے، تاہم ان میں تقدیم و تاخیر بھی جائز ہے۔

ایام تشریق

① اداور ۱۲ اذوالحج کی راتیں منی میں گزارنا واجب ہے، اور اگر چاہیں تو ۳۱ ایک بھی منی میں رہ سکتے ہیں اور یہ افضل ہے، ان ایام میں تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا ہوتا ہے، اس کا وقت زوال شب سے لیکر آدمی رات تک ہوتا ہے۔

② سب سے پہلے چھوٹے جرہ کو سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں، ہر کنکری کے ساتھ "اللہ اکبر" کہیں، پھر اسی طرح درمیانے جرہ کو کنکریاں ماریں، اگر آپ کو کسی دوسرا کی طرف سے بھی کنکریاں مارنی ہوں تو پہلے اپنی کنکریاں مار کر پھر اس کی کنکریاں ماریں، چھوٹے اور درمیانے جرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا مسنون ہے۔

③ پھر بڑے جرہ کو بھی اسی طرح کنکریاں ماریں، اس کے بعد دعا کرنا مسنون نہیں۔

④ کنکریاں مارتے ہوئے اگر قبلہ بائیں طرف اور منی دائیں طرف ہو تو یادہ بہتر ہے لازم نہیں۔

⑤ تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کیلئے کنکریاں منی میں کسی بھی جگہ سے اٹھاسکتے ہیں۔

⑥ جمرات کا نشانہ لیکر کنکریاں ماریں، صرف گول دائرے میں کنکریاں پھینک دینا کافی نہیں ہے۔

⑦ جمرات کو شیطان تصور کر کے انھیں گالیاں دینیا جو تے رسید کرنا جہالت ہے۔

⑧ ایام تشریق کے فارغ اوقات اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزاریں اور زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کریں، اور باجماعت نمازوں کی پابندی کریں۔

⑨ اگر آپ ۱۲ اذوالحج کو ہی منی سے روانہ ہونا چاہتے ہیں تو غروب پیش سے پہلے پہلے کنکریاں مار کر منی کی حدود سے نکل جائیں ورنہ ۱۳ کی رات بھی وہیں گزارنا ہوگی اور پھر تیرہ کو کنکریاں مار کر ہی آپ منی سے نکل سکیں گے۔

طواف الوداع

مکہ مکہ سے روائی سے پہلے طواف الوداع کرنا واجب ہے، اگر خواتین مخصوص ایام میں ہوں تو ان پر طواف وداع واجب نہیں، ایسا ۱۲ اذوالحج کو کنکریاں مارنے سے

پہلے طواف وداع کرنا درست نہیں ہے۔

آدابِ زیارتِ مسجد نبوی

- ① مکہ مکمل میں حج کامل ہو جاتا ہے، البتہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب حاصل کرنے کی نیت کر کے مدینہ طیبہ کا سفر کرنا مستحب ہے۔
- ② مسجد نبوی میں پہنچ کر تحریہ المسجد پڑھیں، بہتر ہے کہ روضۃ من ریاض الجنة میں جا کر پڑھیں کیونکہ وہ جنت کا نکلا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے سامنے آئیں، درود وسلام پڑھیں اور بہتر ہے کہ درود ابراہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، پڑھا جائے، پھر آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیں اور اگر دعا کرنا چاہیں تو قبلہ رخ ہو کر کریں۔
- ③ روضہ مبارک کے پرہیز تبرک ہاتھ پھیرنا یا اس کا طواف کرنا قطعاً درست نہیں ہے۔
- ④ مردوں کیلئے مستحب ہے کہ وہ جنتِ ابیقیع میں مدفن حضرات اور اسی طرح شہداء احمد رضی اللہ عنہم کی قبروں پر جا کر انھیں سلام کہیں اور قبلہ رخ ہو کر ان کیلئے دعا کریں۔
- ⑤ مساجدِ مدینہ طیبہ میں سے مسجد نبوی کے علاوہ صرف مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی فضیلت ہے، کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں جایا کرتے، اور وہاں دور کعت نماز ادا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا

(من تطہر فی بیتہ ثم أتی مسجد قباء فصلی فیہ صلاة کان له کاجر عمرة)

ترجمہ: ”جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر مسجد قباء میں آیا، اور اس میں نماز پڑھی، تو اسے عمرہ کا ثواب ملے گا۔“

[ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان]

باقی مساجد میں نماز پڑھنے کی کوئی خاص فضیلت نہیں ہے، اس لئے ان کا قصد کرنا درست نہیں ہے۔

حج میں ہونے والی عام غلطیاں

حج ایک عبادت ہے اور ہر عبادت کی قویلیت و دشمنوں کے ساتھ ہوتی ہے: اخلاصِ نیت اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے موافقت، اس تنہا کے پیش نظر کے جامن کرام کو حج بمرور نصیب ہوا اور وہ گناہوں سے پاک ہو کر اپنے وطنوں کو واپس لوٹیں، ذیل میں حاج کی عمومی غلطیاں درج کی جا رہی ہیں تاکہ تمی الوعظ ان سے پرہیز کیا جائے:

لبیخ احرام باندھے میقات کو عبور کر جانا۔ احرام باندھتے ہی دایاں کندھا نگاہ کر لینا۔ خاص ڈھب سے بننے ہوئے جوتے کی پابندی کرنا (حالانکہ ٹخنوں کو ننگا رکھتے ہوئے ہر قسم کا جوتا پہننا جاسکتا ہے)۔ احرام باندھ کر بجائے کثرتِ ذکر و استغفار اور تلبیہ کے لہو ایوب میں مشغول رہنا۔ باجماعت نماز ادا کرنے میں سستی کرنا جو اتنی کا بغیر محروم یا خاوند کے سفر کرنا۔ غیر مردوں کے سامنے عورتوں کا پردہ نہ کرنا۔ حجر اسود کو بوسدی دینے کیلئے مراحت کرنا، اور مسلمانوں کو ایذا دینا۔ دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے جو جراسو کی طرف اشارہ کرنا۔ ہر چکر کیلئے کوئی دعا خاص کرنا۔ کعبہ کی دیواروں پر ہنیت تبرک ہاتھ پھیرنا۔ طوافِ قدوم کے بعد بھی دایاں کندھا نگاہ کر کرنا۔ دورانی طوافِ دعائیں پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنا۔ صفا اور مروہ پر قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا۔ اقامت نماز ہو جانے کے بعد بھی سعی جاری رکھنا۔ سعی کے سات چکروں کی بجائے چودہ چکر لگا۔ بس کے کچھ حصے سے بال کٹو اکر حلال ہو جانا۔ حدودِ عرفہ سے باہر وقوف کرنا۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ جملِ رحمہ پر چڑھے بغیر وقوف عرفہ مکمل نہیں ہوتا۔ غروبِ شمس سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جانا۔ مزادغہ میں پہنچ کر سب سے پہلے مغرب وعشاء کی نمازوں کی ادائیگی کی بجائے کنکریاں چننے میں لگ جانا۔ مزادغہ کی رات کو نو افل پڑھنا۔ کنکریاں دھونا۔ سات کنکریاں بجائے ایک ایک کر کے مارنے کے ایک ہی بار دے مارنا۔ کنکریاں مارنے کے مشروع وقت کا لاحاظاً نہ کرنا۔ پہلے چھوٹے پھر دمیا نے اور پھر بڑے جمڑہ کو کنکریاں

مارنے کی بجائے ترتیب الٹ کر دینا۔ چھوٹے اور درمیانے جرہ کو کلکریاں مارنے کے بعد دعا نہ کرنا۔ قربانی کیلئے جانور کی عمر کا لاحاظہ کرنا۔ عیب دار جانور قربان کر دینا۔ ایامِ تشریق کی راتیں منی میں نہ گزارنا۔ ۱۲ ایام ۱۳ ذوالحجہ کو کلکریاں مارنے سے پہلے طواف وداع کر لینا۔ طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے اٹھ پاؤں باہر آنا۔ نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کی نیت کر کے مدینہ طیبہ کا سفر کرنا۔ حاج کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو سلام بھیجننا۔ ہر نماز کے بعد روضہ رسول ﷺ کی طرف پلے جانا۔ یا اس کی طرف رخ کر کے انہائی ادب سے کھڑے ہو جانا۔ دعائیں آپ ﷺ کو دیں۔ مدینہ طیبہ میں چالیس نمازوں کی پابندی کرنا۔

مسنون دعائیں

(۱) اللہمَ إِنَّكَ عَفُوٌ، تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو یقیناً معاف کرنے والا ہے، اور معافی کو پسند کرتا ہے، لہذا ہمیں معاف فرماء۔“

(۲) اللہمَ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمَنَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہماری مغفرت فرماء، اور مومنین مردوں اور مومنہ عورتوں کی مغفرت فرماء، ان میں جو زندہ ہیں ان کی بھی اور جوفوت ہو گئے ہیں ان کی بھی۔“

(۳) اللہمَ إِنَّا نَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالجَنَّةَ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخْطِكَ وَالنَّارِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتے ہیں، اور تیری نارِ حکمی اور جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔“

(۴) اللہمَ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْفِرْدُوسَ الْأَعْلَى۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھ سے فردوسِ علی کا سوال کرتے ہیں۔“

(۵) اللہمَ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمیں جہنم کی آگ سے پناہ دے۔“

(۶) اللہمَ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“

(۷) يَا حَمْدُكَ يَا قَيْوُمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغْفِرُكَ۔

ترجمہ: ”اے زندہ رہنے والے! اور اے قائم رہنے اور رکھنے والے! ہم تیری رحمت کے ساتھ مدد کے طلبگار ہیں۔“

(۸) اللہمَ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمُسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم عذابِ قبر، عذابِ جہنم، زندگی اور موت کے شر و رُشک دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔“

(۹) اللہمَ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ رَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحُولِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخْطِكَ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تیری نعمت کے زوال سے، تیری عافیت کے منتقل ہونے سے، تیری اچاک پکڑ سے، اور تیری تمام نارِ حکمی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔“

(۱۰) رَبَّنَا آتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی دے، اور آخرت میں بھی اچھائی دے، اور ہمیں آتشِ جہنم سے بچا۔“

(۱۱) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَارْحَمْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ الْغَفُورُ.

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرماؤ، تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور انہی کی درگذر کرنے والا ہے۔“

(۱۲) اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لَنَا دِينَنَا الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أُمُّنَا، وَأَصْلِحْ لَنَا دُنْيَاَنَا الَّتِي فِيهَا مَعَاشُنَا، وَأَصْلِحْ لَنَا آخِرَتَنَا الَّتِي إِلَيْهَا مَعَاذُنَا، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لَنَا فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لَنَا مِنْ كُلِّ شَرٍّ.

ترجمہ: ”یا اللہ! ہمارے لئے ہمارے دین کی اصلاح فرمائو، کہ ہمارے معاملات کے تحفظ کا ذریعہ ہے، اور ہمارے لئے ہماری دنیا کی بھی اصلاح فرمائجس میں ہماری گذران ہے، اور ہمارے لئے ہماری آخرت کی بھی اصلاح فرمائجس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے، اور ہماری زندگی کو مزید نیکیوں کا، اور موت کو ہر شر سے حفاظت کا ذریعہ بنا۔“

(۱۳) اللَّهُمَّ اشْفِنَا وَاشْفِ مَرْضَانَا وَمَرْضَى الْمُسْلِمِينَ.

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمیں اور ہمارے، اور مسلمانوں کے تمام بیاروں کو شفاء دے۔“

(۱۴) اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَعْمَالِنَا خَوَاتِمَهَا.

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے بہترین اعمال آخري اعمال بنا۔“

(۱۵) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! تو ہم سے قول فرماؤ، تو یقیناً بہت سننے والا اور خوب جانے والا ہے، اور ہماری توبہ قبول فرماؤ، تو یقیناً بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

